Name of the Scholar: **Sarfaraz Ahmed**

Name of the Supervisor's Name: **Dr. Syed Kalim Asghar**

Name of the Department: **Department of Persian, Faculty of Humanities & Languages.**

Title: "Mirza Akmaluddin Badakshi Az hese-i-Shaair-e-Masnavi Goi-e-Farsi"

ABSTRACT

Keywords: Mathnavi,Kashmir,Akmaluddin,Badakshi,Sarfaraz.

یہ تحقیقی مقالہ جس کا عنوان 'میرزا اکمل الدین بدخشی از حیث شاعر مثنوی گوئی فارسی' ہے۔مندرجہ ذیل پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔ جس کا مختصر تعارف اس طرح ہے۔

باب اوّل: اوضاع سیاسی، اجتماعی وادبی درعصر شاعر: اس باب میں صوبہ کشمیر کے مختصر سیاسی حالات اس کی ثقافت اور علوم وادبیات کا جائزہ لیا گیا ہے۔اور یہ بھی بتانے کی کوشش کی گئی ہے کہ کشمیر کو وہ تمام خصوصیات واوصاف حاصل ہیں جو ایک ملک کی سیاسی وثقافتی اورادبی پس منظر کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔اس میں مختصراً عہد وسطیٰ کا ذکر کیا گیا ہے۔کشمیر جسے قدیم ادوار میں الگ ملک ہونے کی حیثیت حاصل رہی ہے۔اور تاریخ کے مطالعہ سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ جب ہندوستان میں مغلیہ فرمانروا، مغلیہ سلطنت کے استحکام کے لئے جدو جہد کر رہے تھے۔اس دوران کشمیر شہمیری خاندان کے زیردست تھا۔شہمیری خاندان نے ۷۲۵ھ سے ۹۶۲ھ تک تقریباً ڈھائی سو سال تک حکومت کی۔

مغل دور حکومت فارسی زبان وادب کی ترویج وترقی کا سنہری دور رہا ہے۔ان کی ادب نوازی کی شہرت کے چرچے ہر سو تھے۔جس کی وجہ سے بیرون ممالک سے بہت سے عالم، شاعر، صوفیاء اکرام کی آمد کا سلسلہ ہندوستان کے ساتھ کشمیر کی جانب بھی شروع ہوا۔جن کے ورود سے صوبہ کشمیر گہوارہ علم وادب میں مبدل ہو گیا۔اس زمانہ میں جن شعراء نے کشمیر میں فارسی ادب کو فروغ دیا ان میں شیخ یعقوب صرفیؒ، ملا محسن فانیؔ، غنی کشمیری، حاجی محمد اسلم سالم، مشتاق کشمیری کے علاوہ ان صوبہ داروں کا بھی ذکر ہے جنہوں نے مغل فرمانروا شاہجہان اور اورنگ زیب کی جانب سے کشمیر پر حکومت کی۔یہ صوبہ دار نہ صرف ادب نواز اور انصاف پسند ہی تھے بلکہ شعر گوئی کا بھی اچھا ذوق رکھتے تھے۔مختصر یہ کہ اس باب میں کشمیر میں فارسی ادب کی ترقی کے تمام عوامل کا تفصیلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

باب دوم: احوال وآثار میرزا اکمل الدین بدخشی: اس باب کے تحت میرزا کامل کے احوال اور آثار کا جذکر کیا گیا ہے۔آپ کا پورا نام میرزا اکمل الدین محمد کامل بیگ خان بدخشی ہے۔ان کے آباواجداد تاشقند سے ہجرت کر کے کچھ عرصہ تک بدخشان میں سکونت پذیر ہوئے تھے لہٰذا اسی مناسبت سے ان کے نام کے ساتھ لفظ بدخشی چسپاں ہے۔میرزا کامل کے جد امجد ملک محمد خان مغل بادشاہ جلال الدین محمد اکبر کے زمانہ اقتدار میں ہجرت کر کے ہندوستان آئے تھے۔اکبر نے انہیں، ان کی استعداد کی بنا پر ۱۵۹۰ء میں کشمیر کا گورنر مقرر کر دیا تھا۔جس کے بعد انہوں نے بدستور کشمیر میں ہی سکونت اختیار کر لی۔میرزا کامل کے والد میرزا عادل بیگ خان شاہجہان بادشاہ کے مصاحبان خاص میں شمار ہوتے تھے۔میرزا کامل کی ولادت ۱۰۵۴ھ میں کشمیر میں ہوئی تھی ان دنوں شاہجہان بادشاہ کشمیر میں ہی تھے، انہوں نے اس نومولود بچے کا نام رکھا جس کا تذکرہ وہ اپنے اشعار میں بھی کرتے ہیں۔ان کی ادبی

خدمات میں قصیدہ مخبرالاسرر، اور مثنوی بحرالعرفان قابل ذکر ہیں۔جن کو منظوم کر کے فارسی ادب کے دامن کو وسعت بخشی ہے۔ا

باب سوم: موضوع ومحتوای مثنوی بحرالعرفان: یہ اس مقالہ کا اہم باب ہے۔میرزا کامل ایک صوفی، عارف، عالم دین شاعر ہیں ان کا تمام کلام عشق وعرفان پر مبنی ہے۔اس باب میں ان کی مثنوی بحرالعرفان پر بحث کی گئی ہے۔مثنوی بحرالعرفان' کشمیر میں تصوف وعرفان پر لکھی جانے والی مثنویوں میں ایک اہم مقام رکھنے کے علاوہ بحر بیکراں کی حیثیت رکھتی ہے۔اس میں انھوں نے عشق ومعرفت کے رموز کو اس رہ کے طالبوں کی اسائش کے لئے سمو دیا ہے۔اس کو رشتہ تحریر میں لانے کے لئے میرزا کاملؔ نے اپنے پیشرو عرفانی اساتذہ کی شاہکار تصانیف کا بغور مطالعہ کیا تھا۔جن میں شیخ عطارؔ کی منطق الطیر، مولانا روم کی مثنوی معنوی، نظامی، گنجوی کی پنج گنج، امیر خسرو دہلوی اور مولانا جامیؔ کی مثنویات کے علاوہ غزلیات حافظ شامل ہیں۔شاعر اس کی ابتدا حمد باری تعالیٰ سے کرتے ہیں۔اس کے بعد نعت رسول اکرم اور صحابہ اکرام کا تذکرہ کیا گیا ہے۔اس مثنوی کا اصل موضوع راہ سلوک اور تصوف ہے۔لہٰذا انہوں نے راہ سلوک پر چلنے والوں کے لئے اپنے روحانی تجربات واحساسات باطنی کو منظر عامہ پر لا کر یہ راہ ہموار کر دی ہے۔ساتھ ہی اس میں شاعر نے راہ سلوک پر چلنے والوں کے خصائص اور احوال، منازل ومقاصد اور مقامات کو بیان کیا ہے۔

باب چہارم: معاصرین میرزا اکمل الدین: اس میں ان شعراء کا ذکر کیا گیا ہے، جنہوں نے میرزا کاملؔ کے عہد میں اپنی گرانبہا ادبی خدمات سے فارسی کے دامن کو وسعت عطا کی۔ اس باب میں ان شعراء کے احوال کے ساتھ ساتھ ان کی ادبی خدمات کو بھی بیان کیا ہے جس سے اس عہد کے طرز تحریر اور روش شعر گوئی کے علاوہ شعراہ کے رجحان کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ان شعراء کے کلام میں مثنوی، غزلیات، قصائد اور رباعیات پائی جاتی ہیں۔جو زیادہ تر عشق مجازی اور عشق حقیقی پر مبنی ہیں۔

باب پنجم: بررسی انتقادی بر مثنوی بحرالعرفان: اس باب میں مثنوی بحرالعرفان کا تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے۔میرزا کاملؔ بنیادی طور پر ایک صوفی شاعر تھے۔جو اپنے زمانے کی روش کے مطابق شعر تخلیق کرنے میں متنفر و بیزار نظر آتے ہیں کیونکہ اس دور سے قبل شاعری گل وبلبل، شمع وپروانہ ہجر ووصال، زلف وخال اور محبوب سے شکوہ وشکایت کے دائرہ تک ہی محدود تھی۔عموماً شعراء قصیدہ گوئی ہی کو اپناتے تھے اور اس مدح گوئی سے کسی امیر یا بادشاہ کے دربار سے منسلک ہو جوتے تھے جو ان کے بود وباش کا ذریعہ بھی تھا۔ برعکس اس کے میرزا کاملؔ نے مثنوی نویسی کو اپنا دائمی شعری مشغلہ قرار دیا۔ان کے مطالعہ میں ایرانی شعراء کی صوفیانہ اور عارفانہ مثنویاں رہتی تھیں۔جن میں مولانا روم، اور شیخ عطار کی مثنویاں قابل ذکر ہیں۔لہٰذا اس باب میں اس مثنوی کا تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے۔اس کے علاوہ شعراء ایران جن کا اثر ان کے کلام پر واضح نظر آتا ہے ان میں مولانا روم شیخ عطار اور حافظؔ شامل ہیں ان کے کلام میں پائی جانے والی مماثلت کو بھی بیان کیا گیا ہے۔میرزا کامل نے پوری عمر اسی معرفت میں گزار دی وہ تمام اوامر ونہی کے پابند رہتے تھے، اس لئے کشمیر میں جس قدر میرزا کاملؔ نے مثنوی کو تقویت دی کسی اور شاعر نے شاید اتنی تقویت نہیں بخشی ہو، انہوں نے اس مثنوی میں علاقائی داستانوں کو بھی نظم کیا ہے جو ان کو انفرادیت عطا کرتا ہے۔ان کا یہ کارنامہ رہتی دنیا تک زندہ وجاوید رہے گا اور تشنگان علم معرفت اس شاہکار سے فیضیاب ہوتے رہیں گے۔

بحرالعرفان کہ اکمل الدین گفت　　اندر اسرار صوفیہ در سفت
لفظ او چون صدف معنیٰ در　　این کتابیست بحر وزان در پر
آنکہ طالب بہ در شاہوار است　　خواندن این کتاب در کار است
شد مصنف غریق این دریا　　کرد در بہر طالبان پیدا (۱)

حوالہ۔ا۔مثنوی بحرالعرفان، جلد دوم، ص ۹۰ (ب)